رضیہ ذرا گرم چاول تو لانا ذکیہ ذرا ٹھنڈا پانی پلانا
بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
منگانا ذرا شوربا اور خالہ بڑھانا ادھر کو ذرا یہ پیالہ
ہمارے محلے میں وہ جب بھی آتا خدا اس کو بخشے ہمیں مل کے جاتا
پڑا ہے پلاؤ میں گھی ڈالڈے کا خدا تو ہی حافظ ہے میرے گلے کا
دلہن سے کہو آہ اتنا نہ روئے بچاری نہ بے کار میں جان کھوئے
اری بوٹیاں تین سالن میں تیرے یہ چھچھوڑا لکھا تھا مقدر میں میرے
بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
دلہن گھر میں چورن اگر ہو تو لانا نہیں تو ذرا کھاری بوتل منگانا
نہ کریں اتنے نہ رو اتنا پیاری ہمارے کلیجے پہ چلتی ہے آری

طنز و مزاح کی اس رو کا ایک اور اچھا نمونہ ضمیر جعفری کی نظم "عورتوں کی اسمبلی اور وزارت" ہے یہاں بظاہر تو ایک طرح کی مزاحیہ اسمبلی Mock Assembly کا منظر پیش کیا گیا ہے لیکن دراصل اس کا سہارا لیکر نسوانی فطرت کے بعض مخصوص رجحانات پر طنز کی گئی ہے — یہ چند بند خاص طور پر قابل توجہ ہیں :—

بوا کو تو دیکھو نہ گہنا نہ پاتا فقط اک غرارہ فقط ایک چھاتا
نہیں کچھ بھی نام خدا آتا جاتا بجٹ ہاتھ میں جیسے دھوبن کا کھاتا

ادھر ممبری چھڑ گئی ممبری سے
ادھر طفل رونے لگے گیلری سے

یہ آواز شور و شغب بولتی ہیں یہ انداز غیض و غضب بولتی ہیں